28 جون 2012ء

برانچ لیس بینکنگ میں اضافے کا رجحان جاری ہے: اسٹیٹ بینک

رواں مالی سال (12-2011ء) کی تیسری سہ ماہی (جنوری تا مارچ 2012ء) کے دوران بلا دفتر بینکاری (برانچ لیس بینکنگ) میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور بلا دفتر بینکاری کے سودے 23 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 25.3 ملین تک پہنچ گئے جو گذشتہ سہ ماہی میں 20.6 ملین تھے۔ ان سودوں کی مالیت 85.092 ارب روپے تھی جس سے 7 فیصد اضافہ ظاہر ہوتا ہے جبکہ 31 دسمبر 2011ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی میں ان کی مالیت 79.410 ارب روپے تھی۔

اسٹیٹ بینک کے برانچ لیس بینکنگ نیوز لیٹر کے مطابق تیسری سہ ماہی کے دوران بلا دفتر بینکاری (برانچ لیس بینکنگ) کے روزمرہ اوسط سودے بڑھ کر 280,798 تک پہنچ گئے جس سے 23 فیصد نمو ظاہر ہوتی ہے جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں ان کی تعداد 228,858 تھی۔ جنوری تا مارچ مالی سال 12ء کی سہ ماہی کے دوران بلا دفتر بینکاری کے ڈپازٹس 18 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 594 ملین روپے تک پہنچ گئے جو گذشتہ سہ ماہی میں 503 ملین روپے تھے۔

جنوری تا مارچ مالی سال 12ء کے دوران بلا دفتر بینکاری کے ایجنٹوں کی مجموعی تعداد 19 فیصد بڑھ کر 26,792 تک پہنچ گئی جبکہ 31 دسمبر 2011ء کو ختم ہونے والی سہ ماہی میں یہ تعداد 22,512 تھی۔ اسی طرح زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران بلا دفتر بینکاری کھاتوں کی مجموعی تعداد 14 فیصد بڑھ کر دس لاکھ کی سطح (1,059,519) عبور کر گئی جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں یہ تعداد 929,184 تھی۔

پاکستان کے تمام اضلاع میں سے 89 فیصد میں بلا دفتر بینکاری کے ایجنٹ موجود ہیں جس میں سے 52 فیصد اضلاع میں ایجنٹوں کی تعداد 90 سے زیادہ ہے اور وہ زیادہ تر پست آمدنی والے شہری یا دیہی آبادی والے علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔

زیر جائزہ سہ ماہی کے آخر تک رجسٹرڈ ایم ولٹ (m-wallet) کھاتوں (بلا دفتر بینکاری کی مقبول سہولت جس میں نقد رقم صارف کے موبائل فون میں محفوظ ہو جاتی ہے، اسے رقم جمع کرانے، نکالنے اور موبائل فون کے ذریعے رقم منتقل کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے) کی تعداد بڑھ کر 1.03 ملین تک پہنچ گئی جس میں فعال ایم ولٹس کی تعداد تقریباً 53 فیصد ہے۔ موبائل کاؤنٹ ہولڈرز کو تقریباً 5,573 ڈیبٹ کارڈز فراہم کیے گئے ہیں جن سے ایم ولٹس کی مالیت بڑھانے کی کوششوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔

بلا دفتر بینکاری میں بلوں کی ادائیگی کو دیگر سرگرمیوں پر سبقت حاصل رہی اور مجموعی سودوں میں ان کا حجم 42 فیصد بنتا ہے، جس کے بعد فرد سے فرد کو (over the counter) فنڈز کی منتقلیوں اور ایئر ٹائم ٹاپ اپس (air time top ups) کا نمبر آتا ہے جن کا حصہ بالترتیب 32 فیصد اور 10 فیصد بنتا ہے۔ بلا دفتر بینکاری کی خدمت فراہم کرنے والے مائیکروفنانس اداروں سے اپنے روابط کو بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں کیونکہ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران بلا دفتر بینکاری کے ایجنٹوں کے ذریعے 312 ملین روپے کے قرضوں کی واپسی کی گئی تھی۔

بلا دفتر بینکاری کے شعبے میں نمو کے امکانات کافی زیادہ ہیں کیونکہ ملک کا سب سے بڑا ابتدائی اکاؤنٹ کھولنے کے لیے ٹیکنالوجی اپ گریڈیشن کے عمل سے گذر رہا ہے جس کے بعد وہ لیول زیرو اکاؤنٹ (سودوں کی ماہانہ حد 25 ہزار روپے) کے لیے صارفین کی رجسٹریشن شروع کر دے گا، اس طرح معاشرے کا کم آمدنی والا طبقہ مالی خدمات کے دائرے میں آجائے گا۔ مزید برآں چند دیگر بینکوں کی جانب سے بھی بلا دفتر بینکاری جلد شروع کیے جانے کی توقع ہے۔

واضح رہے کہ اسٹیٹ بینک نے بلا دفتر بینکاری کے ضمن میں جناب محمد اشرف خان، ایگزیکٹو ڈائریکٹر، ڈیولپمنٹ فنانس گروپ، اسٹیٹ بینک کی سربراہی میں ایک مشاورتی گروپ تشکیل دیا ہے تاکہ مارکیٹ کو فروغ دیا جا سکے۔ مذکورہ گروپ اہم اسٹیک ہولڈرز مثلاً پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (PTA)، نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی (NADRA)، بینکوں، مائیکروفنانس بینکوں (MFBs)، موبائل نیٹ ورک آپریٹرز (MNOs) اور ٹیکنالوجی سلیوشن پرووائڈرز پر مشتمل ہے۔ یہ گروپ بلا دفتر بینکاری کے ماحول کار (ایکو سسٹم) کے ڈیولپرز کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم نیز اہم مسائل پر اجتماعی پالیسی سفارشات مرتب کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

یہاں یہ ذکر بھی برمحل ہے کہ بلا دفتر بینکاری کو فروغ دینا اسٹیٹ بینک کی مالی خدمات کے دائرۂ کار میں توسیع کی حکمت عملی کا لازمی جز ہے، جس کا مقصد مالی خدمات سے محروم ملکی آبادی تک رسائی کے ذریعے ملک میں مالی خدمات کے دائرۂ کار کے فروغ کو تحریک دینا ہے۔

☆☆☆